10667-دوران خطبہ چہرہ اور نظر خطیب کی طرف رکھنا سنت ہے

سوال

خطبہ جمعہ میں بعض نمازی اپنی نظر خطیب کی جانب رکھتے ہیں، اور بعض اپنے سامنے دیکھتے ہیں، اور بعض زمین کی طرف، اور بعض اپنی آنکھیں بند رکھتے ہیں، کیا اس موضوع میں کوئی معین سنت بھی ہے ؟

پسندیدہ جواب

بعض صحابہ کرام سے صحیح حدیث میں وارد ہے کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر چڑھتے تو ہم اپنے چہروں سمیت ان کی جانب متوجہ ہو جاتے "

اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (2080) میں ذکر کیا ہے.

ابان بن عبداللہ بجلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عدی بن ثابت کو دیکھا کہ وہ دوران خطبہ اپنے چہرے سمیت امام کی طرف متوجہ تھے، تو میں نے ان سے عرض کیا : میں نے آپ کو چہرے سمیت امام کی طرف متوجہ دیکھا ؟

تو انہوں نے جواب دیا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے جاتے تو ہم اپنے چہروں سمیت ان کی طرف متوجہ ہو جاتے"

اسے ترمذی نے روایت کرنے کے بعد کہا ہے : اس باب میں ابن عمر رضی اللہ تعالی کی حدیث بھی ہے، اور محمد بن فضل ذاہب الحدیث ہے، صحابہ کرام اور اہل علم کے ہاں اس پر عمل ہے، وہ دوران خطبہ امام کی طرف متوجہ ہونا مستحب سمجھتے تھے.

سفیان ثوری، امام شافعی، اور امام احمد، اور اسحاق رحمہم اللہ کا قول یہی ہے.

اور یحی بن سعید انصاری سے مروی ہے کہ :

(سنت یہ ہے کہ جمعہ کے دن جب امام منبر پر چڑھ جائے تو سب لوگ اس کی جانب اپنے چہروں سمیت متوجہ ہوں).

نافع رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ :

(ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما جمعہ کے روز امام کے نکلنے سے قبل اپنی تسبیح سے فارغ ہو جاتے، اور جب امام نکلتا تو اس کی جانب متوجہ ہو جاتے)

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ان احادیث کو سلسلۃ احادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (2080) میں جمع کیا اوران پر تعلیق چڑھائی ہے .

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تو ہم بھی ان کے گرد بیٹھ گئے . . ."

صحیح بخاری حدیث نمبر (921).

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے بخاری یہ حدیث باب : خطبہ میں امام لوگوں کی جانب اور لوگ امام کی جانب متوجہ ہونگے ، اور ابن عمر اور انس رضی اللہ تعالی عنہم نے امام کی طرف رخ کیا" میں ذکر کی ہے .

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں کہتے ہیں :

"مصنف نے حدیث سے ترجمۃ الباب کے مقصود پر استنباط کیا ہے ، اس سے وجہ دلالت یہ ہے کہ : صحابہ کرام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام سننے کے لیے ان کے ارد گرد بیٹھنا غالب طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنے کا متقاضی ہے ، خطبہ میں کھڑا ہونے کے متعلق جو پہلے بیان ہو چکا اس وجہ سے اس پر حملہ اور اعتراض نہیں کیا جا سکتا ، کیونکہ یہ اس پر محمول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلند جگہ پر بیٹھ کر صحابہ سے بات چیت کر رہے تھے ، اور لوگ آپ کے سامنے نیچے بیٹھے ہوئے تھے ، اور اگر خطبہ کی حالت کے علاوہ یہ حالت ہے تو پھر خطبہ میں تو بدرجہ اولی ایسا ہونا چاہیے ؛ کیونکہ خطبہ سننے اور اس میں خاموشی اختیار کرنے کا حکم ہے"

اور حافظ رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"ان کا امام کی طرف منہ کر کے متوجہ ہونے میں حکمت یہ ہے کہ امام کی کلام سننے کے لیے تیار ہوا جائے ، اور سماعت کلام میں امام کے سلوک ادب کا خیال رکھا جائے ، لہذا جب امام کی طرح اپنا رخ اور چہرہ اور جسم کر کے ذہن اور دل کو حاضر کر کے بیٹھا جائے تو اس کی تقریر کو سمجھنے میں زیادہ کار آمد ہو گا ، اور جس وجہ سے یہ خطبہ مشروع کیا گیا ہے اس کی موافقت ہو گی"

دیکھیں : فتح الباری لابن حجر (402/2).

واللہ اعلم .